کے لیے شیطان کی سواری مت بنو!!

میں اللہ عزت وعظمت والے کے حضور دعا گو ہوں کہ اہلِ اسلام کو اپنے دین کی سمجھ سے مالا مال کردے اور ہر کھلے اور پوشیدہ فتنے کی گمراہی سے ان کی حفاظت فرمائے۔ اور اللہ پاک کی رحمتیں سلامتیاں اور برکتیں اُس کے بندے اور پیغمبر محمد ﷺ اور ان کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم تمام پر لگا تار نازل ہوتی رہیں۔ (آمین ثم آمین)

✿✿✿✿✿

امت میں فرقہ بندی کی اصل حقیقت

﴿اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون الله﴾ [التوبۃ: ۳۱]

''انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ رب بنالیا۔''

امت میں فرقہ وارانہ اختلاف کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ''دین'' اور ''تاریخ'' کو آپس میں گڈمڈ کردیا ہے۔ جس دین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ﴿ان الدین عند الله الاسلام﴾ کی سند جاری کی گئی تھی، اس کی تکمیل کا سرٹیفیکیٹ بھی ﴿الیوم اکملت لکم دینکم﴾ خطبہ حجۃ الوداع کے فوراً بعد جاری ہوئی اور اللہ کا پیغمبر ﷺ لاکھوں افراد سے تین بار یہ گواہی لے کر دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ ﷺ نے ''دین اسلام'' پورے کا پورا انہیں پہنچا دیا ہے۔ اور اسی تکمیل دین کی وجہ سے سلسلہ نبوت ختم کردیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جو بھی اچھا یا برا واقعہ پیش آیا، وہ ہماری تاریخ ہے، ہمارا دین نہیں۔

پس سقیفہ بنی ساعدہ سے لے کر واقعہ کربلا تک یا ان کے بعد کا کوئی واقعہ ہمارے ان عقائد میں شامل نہیں جس پر انسان کے ایمان وکفر کا دارومدار ہو۔ آج اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ امام جعفر صادقؒ، امام ابوحنیفہؒ یا امام احمد بن حنبلؒ نام کا کوئی شخص تاریخ میں گزرا ہی نہیں، تو اس کی تاریخ سے ''جہالت'' پر جس قدر چاہیں تنقید کرلیں، لیکن اس پر ''کفر'' کا فتویٰ صادر نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے ہی معاملات کو دین وعقیدے کی بنیاد قرار دینے کے نتیجے میں فرقہ بندی ابھرآتی ہے، جس کے بارے میں اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شئ﴾ [الانعام ۱۵۹] ''دین میں فرقہ بندی کرکے پارٹیوں میں بٹ جانے والوں کا آپ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔''

(سرحدی محافظ علی)

✿✿✿✿✿✿

عصر حاضر کا سلگتا موضوع

دہشت گردی اور جہاد

ابومحمد عبدالوہاب خان

''مسلح جدوجہد'' کا سلبی پہلو''دہشت گردی'' ہے، جس سے متعلق شرعی احکام کی تفصیل استاد مکرم حفظہ اللہ نے سپرد قلم فرمائی تھی۔ ساتھ ہی اس کے ''ایجابی پہلو'' یعنی'' جہاد فی سبیل اللّٰہ'' کے تقاضوں پر بھی روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ دہشت گردی سے متعلق بیان کردہ احکام شرعیہ کے خلاصے سمیت اس اہم ضرورت کو اختصاراً نظم کی شکل میں پوری کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس نظم کا پس منظر 01-9-11 کے واقعے کا یہ تجزیہ ہے کہ صیہونیوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بعض جوشیلے مسلمان نوجوانوں کو خودساختہ تنظیم'' القاعدۃ '' کے نام پر ورغلا کر جان کی بازی لگانے کے لیے تیار کرالیا۔ اور دنیا بھر میں مجاہدین کا ناطقہ بند کرنے کے منصوبے کی خاطر F.B.I نے انہیں سارے وسائل اور مواقع فراہم کردیے۔ اسی لیے آج تک کسی بھی سرکاری، نجی یا بین الاقوامی ادارے کو اس اہم ترین واقعے کی تحقیقات کرنے کی اجازت نہیں۔

اس کے بعد رونما ہونے والی اکثر دہشت گردانہ وارداتوں کے پیچھے بھی انہی ایجنٹوں کا ہاتھ ہے، جن سے باز پرس کرنا موجودہ سنگین صورت حال میں جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

''کبھی اے نوجواں مسلم! تدبّر بھی کیا تو نے؟''

دھماکے اور تباہی کو ''جہادی فن'' کہا تو نے؟!

بہت اعلیٰ مراتب ہیں، مجاہد کے لیے ناداں!

شہادت کی تمنا کی، رسالت جسؐ پہ ہے نازاں

حیاتِ زندگانی کے مراحل کی طرح اس میں

قوانینِ شریعت ہیں، وضاحت ہے شرح اس میں

نظر انداز انہیں کرکے جو بنتا ہے مجاہد خود

وہ فاجر ہے شریعت میں، جو کھوتا ہے مقاصد خود

ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر [بخاری]

دھماکوں اور تباہی سے نظامِ دین جاری ہو !

یہ بالکل ہو نہیں سکتا، نہ جب تقویٰ شعاری ہو

خبردار اے مجاہد تو ! بہت محتاط بنا رہنا

ہدف اپنا فقط کافر سپاہی کو بنا لینا

سول شہری پہ زد آنے نہ دے، دیں کے سپاہی تُو

کبھی بازار و مسجد میں نہ مچنے دے تباہی تُو

فطانت ہی سے ممکن ہے بچے رہنا حماقت سے

سپر پاور کے جاسوسوں کی شیطانی شرارت سے

تمہاری سادگی سے وہ فوائد کیوں اُٹھا پائیں!

تمہیں قابو وہ کر کے پھر، جہازیں کیوں گرا پائیں!

یہودی سازشوں نے عالمی طاقت مسخر کی

صلیبی جنگ مسلم پر صلیبوں نے مسلط کی

فغانوں پر بموں کی بارشیں برسا چکا دشمن

نظامِ دینِ مسلم کو مٹا کر خوش ہوا دشمن

یہودی بدمعاشوں کی حفاظت کے لیے بُش نے

عراقی باسیوں پر کی ظلم کی انتہا اُس نے

ذرا دھمکا کے مسلم حکمرانوں کو کیا قائل

''مجاہد سب ہیں دہشت گرد کافر امن پہ مائل

پکڑ کر سب کو دشمن سے بڑے ڈالر کمائیں گے

جو قابو آ نہ پائیں گے تو آپریشن کرائیں گے